بسم اللہ الرحمن الرحیم

ورثاء میں صرف بھتیجے بھتیجیاں ہوں تو وراثت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک صاحب کا انتقال ہوگیا، وہ غیر شادی شدہ تھے، ان کے والدین، تینوں بھائیوں اور دونوں بہنوں کا ان کی زندگی ہی میں انتقال ہوگیا تھا، ان کے ورثاء میں تین بھتیجے اور پانچ بھتیجیاں ہیں، ان کا ترکہ مذکورہ ورثاء میں کس طرح تقسیم ہوگا؟

جواب

سائل کا بیان حقیقتِ حال کے مطابق ہونے کی صورت میں حکم شرعی یہ ہے کہ بعد از امور متقدمہ علی الارث (یعنی کفن دفن کے خرچے، پھر میت کے ذمے جو قرض ہے، اس کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ جائے، اس میں سے ایک تہائی جائز وصیت کی ادائیگی کے بعد) میت کی کل جائیداد منقولہ (رقم، زیورات، گھریلو سامان وغیرہ) وغیر منقولہ (پلاٹ، مکان اور دکان وغیرہ) کے کل 3 حصے کیے جائیں گے، جن میں سے میت کے بھتیجوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک حصہ ملے گا۔

جبکہ میت کی بھتیجیاں محروم رہیں گی، کیونکہ بھتیجیاں ذوی الارحام میں سے ہیں، اور بھتیجے عصبہ ہیں، اور اصول یہ ہے کہ عصبہ کی موجودگی میں ذوی الارحام محروم ہوتے ہیں، تو یہاں بھتیجوں کی موجودگی میں بھتیجیاں محروم ہوں گی۔

عصبہ کے بارے میں علم میراث کی مشہور کتاب سراجی میں ہے: ”العصبۃ کل من یاخذ ما ابقتہ اصحاب الفرائض وعند الانفراد یحرز جمیع المال“ ترجمہ: عصبہ وہ شخص ہے کہ جو اصحابِ فرائض سے بچا ہوا مال لے لے، اور اکیلا ہونے کی صورت میں سارا مال لے لے۔ (السراجی فی المیراث، ص 3، 4، مطبوعہ، لاھور)

عصبہ کی ترتیب کے بارے میں در مختار میں ہے: ”یحوز العصبۃ بنفسہ وھو کل ذکر لم یدخل فی نسبتہ إلی المیت أنثی ما أبقت الفرائض وعند الإنفراد یحوز جمیع المال ثم العصبات بأنفسھم أربعۃ أصناف: جزء المیت، ثم أصلہ، ثم جزء أبیہ، ثم جزء جدہ ویقدم الأقرب فالأقرب منھم بھذا الترتیب فیقدم جزء المیت کالإبن ثم ابنہ وإن سفل، ثم أصلہ الأب ثم الجد الصحیح وإن علا ثم جزء أبیہ الأخ لأبوین ثم لأب ثم ابنہ وإن سفل ثم جزء جدہ العم لأبوین ثم لأب ثم ابنہ لأبوین ثم لأب وإن سفل“۔ عصبہ بنفسہ ہر وہ مرد ہے جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں کوئی عورت درمیان میں داخل نہ ہو، اصحاب فرائض سے جو مال بچ جائے وہ تمام کا تمام عصبہ بنفسہ لے لیتا ہے، اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے لیتا ہے، عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں، جزء میت (یعنی میت کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے نیچے تک) پھر اصل میت (یعنی کا باپ، دادا، پڑدادا اوپر تک) پھر جزء باپ

(یعنی میت کے حقیقی اور باپ شریک بھائی) پھر جزء دادا (یعنی میت کے حقیقی اور علاتی چچا) اور اس ترتیب سے سب پر مقدم وہ ہو گا جو میت کا زیادہ قریبی ہے، پھر اس کے بعد جو قریبی ہو گا وہ سب پر مقدم ہو گا، تو میت کا جز جیسے بیٹا سب سے مقدم ہو گا پھر اس کا بیٹا (یعنی میت کا پوتا)، اسی طرح نیچے تک، پھر میت کا اصل یعنی باپ سب پر مقدم ہو گا پھر جد صحیح (یعنی دادا)، اگرچہ اوپر تک ہو، پھر میت کے باپ کی جزء یعنی حقیقی بھائی، پھر باپ شریک بھائی سب پر مقدم ہو گا، پھر بھائی کا بیٹا اسی طرح نیچے تک، پھر میت کے دادا کا جز یعنی چچا سب پر مقدم ہو گا پھر چچا کا حقیقی بیٹا پھر علاتی بیٹا اسی طرح نیچے اس کا بیٹا پھر بیٹے کا بیٹا۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 10، ص 549 تا 551، مطبوعہ پشاور)

تنویر الابصار و در مختار میں ذوی الارحام کے بارے میں ہے: "(ھو کل قریب لیس بذی سھم ولا عصبة ولا یرث مع ذی سھم ولا عصبة سوی الزوجین) لعدم الرد علیھما" ۔ ذوی الارحام سے مراد ہر وہ قریبی رشتہ دار ہے، جو نہ اصحاب سہام یعنی اصحاب فرائض میں سے ہو اور نہ ہی عصبہ ہو، یہ اصحاب فرائض اور عصبہ میں سے سوائے زوجین کے کسی وارث کی موجودگی میں وارث نہیں بنتے، (زوجین کی موجودگی میں وارث بنتے ہیں) اس لیے کہ زوجین کو دوسری مرتبہ نہیں دیا جاتا۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار و رد المحتار، جلد 10، ص 576، مطبوعہ پشاور)

صورت مسئلہ اس طرح ہوگی:

مسئلہ از: 3

میـــــــــــــــــــــت

بھتیجا بھتیجا بھتیجا بھتیجی بھتیجی بھتیجی بھتیجی بھتیجی

عصبـــــــہ مـــــحـــــــروم

1 1 1

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7562

تاریخ اجراء: 13 شعبان المعظم 1446ھ / 12 فروری 2025ء